شریعت ، ایک ہمہ گیر
اور
دائمی الہامی قانون

محمد یوسف گورایہ

"شریعت ایک ہمہ گیر اور دائمی الہامی قانون" کے موضوع پر بحث میں سہولت کے لئیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اسلام اور دیگر الہامی مذاہب کا شریعتی نقطہ نظر سے اختصار کے ساتھ تقابل پیش کیا جائے۔

ہمہ گیر

عام عرف کے مطابق الہامی دین تین ہیں :

یہودیت ، عیسائیت اور اسلام

یہودی شریعت کی بنیاد تورات پر ہے جو فقط بنی اسرائیل کے لئیے تھی ؛

"و آتینا موسی الکتب و جعلنہ ھدیً لبنی اسرائیل"(1)

"ہم نے موسی کو کتاب شریعت دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئیے ہدایت بنایا۔"

موسوی شریعت کے بنی اسرائیل تک محدود ہونے پر تاریخ مذاہب عالم کا اجماع ہے۔ "انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" میں یہودیت کے مقالہ نگار ڈی ، ایم ، کے لکھتے ہیں :

"The foundation of Judaism rests on two principles-the unity of God and the Choice of Israel"[2]

"یہودیت کی بنیاد دو اصولوں پر استوار ہے۔ توحید الہی اور انتخاب بنی

اسرائیل» اسی دائرہ معارف میں «عیسائیت» کے مقالہ نگار روبرٹ میکنٹوش (Robert Mackintosh) یہودیت کے متعلق رقمطراز ہیں :

"There it meant racial and also religious brotherhood"[3]

«یہودیت سے مراد ایک نسلی اور مذھبی بھائی چارہ ہے»

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں موسیٰ پر مقالہ نگار ڈی ، ایم ،بسی لکھتے ہیں :

"Moses was the gifted Hebrew Leader who, in the 13th century BCE (before the Common Era, or BC), delivered his people from Egyptian slavery. In the Covenant ceremony at Mt. Sinai, where the Ten Commandments were promulgated, he founded the religious Community known as Israel. As interpreter of these Covenant stipulations, he was the organizer of the Community's religious and civil traditions."[4]

حضرت عیسی علیہ السلام کی بعثت اور آپ پر نازل کردہ کتاب «انجیل» بھی بنی اسرائیل کے لئیے مختص تھی۔ قرآن حکیم کا بیان ہے :

«و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدّقاً لما بین یدی من التوراۃ و مبشّراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد(۵)»

«جب عیسیٰ نے کہا اے بنی اسرئیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تصدیق کرنے والا اپنے سے پہلے تورات کی اور خوشخبری دینے والا ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہے»

حضرت عیسیٰ نے صرف بنی اسرائیل کے طرف مبعوث ہونے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ انسانیت ابھی بلوغت کو نہیں پہنچی اور نہ ھی اس میں ابھی اتنی استعداد پیدا ہوئی ہے کہ بہت سی تعلیمات جو وہ دینا چاھتے تھے اس کی متحمل ہو سکے۔ یوحنا کی انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ نے فرمایا :

"I have yet many things to say unto you but ye cannot bear them now"[6]

«مجھے ابھی تم سے بہت سی باتیں کہنی ہیں ، لیکن تم ابھی ان

کے متحمل نہیں ہو سکتے۔"

حضرت عیسیٰؑ نے مزید فرمایا :

"میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اکٹھی کرنے آیا ہوں"

"قرآن اور تاریخ مذاہب عالم کی شہادت سے واضح ہوا کہ یہودیت اور عیسائیت اپنی اصل میں ہمہ گیر نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں انسانیت کے ایک مختصر گروہ بنی اسرائیل کے لئیے تھے اگرچہ بعد کی نسلوں نے تورات و انجیل میں تحریف اور قطع و برید کرکے انہیں موجودہ شکل دینے کی کوشش کی ہے۔ ایسی صورت میں انہیں "الہامی" کی بجائے "انسانی" کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

"فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون"(۷)

"افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کریں، افسوس ہے ان پر کہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور پھر افسوس ہے ان پر کہ ایسے کام کرتے ہیں۔"

اب اسی معیار پر اسلام کے ہمہ گیر یا نسلی یا علاقائی دین ہونے کے بارے میں تاریخی شواھد کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالی نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے مقصد بعثت اور وسعت نبوت کے متعلق فرمایا،

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین(۸)"

"(اے محمد) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

دوسری جگہ فرمایا :

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون(۹)"

"اللہ وھی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ھدایت اور دین حق دے کر بھیجا

تاکہ اس دین کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگر چہ مشرک نا خوش ہی ہوں۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

«والذی نفسی بیدہ لاقتلنهم ولاصلبنهم ولاهدینهم و هم کارهون انی رحمة بعثنی اللہ ولا یتوفانی حتی یظهر اللہ دینه(۱۰)»

آنحضرت صلعم پر نازل کردہ شریعت اور آپ کی رسالت رنگ ، نسل ، علاقے اور مذہب کی تمیز کے بغیر تمام انسانیت کے لئیے ہے اس سلسلے میں اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں خود آنحضرت صلعم سے اعلان کروایا :
آنحضرت صلعم سے اعلان کروایا :

«قل یایها الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً(۱۱)»

«(اے محمد) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں»

قرآن حکیم کی اس داخلی شہادت پر دیگر الہامی مذاہب کی کتب بھی شاہد ہیں کہ اسلامی شریعت کسی خاص قوم قبیلے کے لئیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئیے ہے۔ یہ درست ہے کہ یہود و نصاریٰ کی تحریف کے سبب آج دنیا میں اصل تورات و انجیل موجود نہیں جس سے ٹھیک طور پر معلوم ہو سکے کہ نبی آخر الزمان ﷺ کے متعلق کن الفاظ میں اور کس عنوان سے بشارت دی گئی تھی تا ہم اسے بھی آنحضرت صلعم کا معجزہ سمجھنا چاھئیے کہ اللہ تعالی نے محرفین کو اس قدر قدرت نہیں دی کہ وہ اس کے آخری پیغمبر کے متعلق پیشینگوئیوں کو بالکلیہ محو کر دیں ، موجودہ بائیبل میں بھی متعدد ایسے مقامات ہیں جہاں آپ کا ذکر تصریح کے ساتھ موجود ہے۔ انجیل یوحنا میں تو فار قلیط (Paraclete) والی بشارت اتنی صاف ہے کہ اس کا بے تکلف مطلب بجز احمد کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا ۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب انسانیت بلوغت کو پہنچ جائے گی تو ان سب کے لئیے ایک پیغمبر آئے گا ۔ اور وہ ان تمام حقائق کو جن کے تم اس

وقت متحمل نہیں لائے گا۔

"However, when he, the Spirit of truth, is come he will guide you into all truth: for he shall not Speak of himself, but whatsoever he shall hear, that shall he speak, and he will show you things to come"[12]

شریعتوں کے نام بھی ان کے ہمہ گیر یا محدود ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کی شریعت ان کے نام پر موسوی شریعت کہلاتی ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا مذہب ان کے نام پر عیسائیت کہلاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تعلیمات میں تحریف کر دی اس لئیے وہ الٰہی نہ رہیں۔ اور انہوں نے جو کچھ اپنی طرف سے اصل میں شامل کر دیا اسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کرکے اس کا نام موسوی شریعت اور عیسائیت رکھ دیا۔ اسلامی شریعت اس سلسلے میں تمام شریعتوں سے ممتاز ہے۔ اس کا نام اسلام ہے جو کسی شخصیت سے منسوب نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ دین ہے۔ اگر چہ مستشرقین نے یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، وغیرہ کی طرز پر اسلام کا نام بھی محمدیت (Muhammadanism) مشہور کرنے کی کوشش کی مگر اس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے۔ کیونکہ اسلامی شریعت اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ نازل ہوئی تھی اس لئیے اس بات کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی کہ اس کا اصل نام بدل کر اس دین کے لانے والے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے نام پر محمدیت رکھا جائے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں صرف ایک ہی شریعت ہے جو ہمہ گیر ہے۔ اس کی نسبت نہ صرف کسی قوم، قبیلے، رنگ، نسل اور علاقے سے نہیں بلکہ اس کا نام بھی اپنے پیغمبر کے نام پر ہونے کی بجائے اصل اسلام ہی پر قائم ہے۔

دائمی

اب ہم موضوع کے دوسرے حصے یعنی "شریعت کے دائمی الٰہی قانون" ہونے کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ دائمی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت غیر

متبدل وغیر متغیر ، کامل و مکمل ، بہ تمام و کمال محفوظ و مصئون ہو ۔

موسوی شریعت اور عیسائیت کو اس معیار پر پرکھا جائے تو وہ دائمی ثابت نہیں ہوتیں کیونکہ وہ غیر متبدل نہیں ان شریعتوں کے متبعین نے ان میں تحریف و تغیر و تبدل کیا ہے :

"یحرفون الکلم عن مواضعه ونسوا حظا مما ذُکِّروا به(۱۳)"

"یہ لوگ کلمات (الہی) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ان کا بھی ایک حصہ فراموش کر بیٹھے ہیں ۔"

دوسرے مقام پر فرمایا :

"وقد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه و هم یعلمون(۱۴)"

"ان میں سے کچھ لوگ کلام الہی کو سنتے ہیں پھر اس کے سمجھ لینے کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے ہیں ۔"

ان آیات سے ثابت ہوا کہ موسوی شریعت غیر متبدل نہیں ۔ اور نہ ہی محفوظ و مصئون ہے ۔ اسی طرح انجیل بھی نہ غیر متبدل ہے نہ کامل و مکمل اور نہ محفوظ ۔ اس لئیے کہ خود حضرت عیسیٰ نے فرمایا :

"I have yet many things to say unto you but ye cannot bear them now"

البتہ آپ نے اپنے بعد ایک آنے والے عظیم پیغمبر کی بشارت سنائی ، جو وہ سب کچھ لائے گا جس کی پوری انسانیت کو ہمیشہ کے لئیے ضرورت ہوگی ، جو کامل و مکمل ہوگی اور تغیر و تبدل سے محفوظ ہوگی ۔ شریعت اسلام کو جب دوام کے مذکورہ پیمانہ پر پرکھا جائے تو وہ ہر اعتبار سے دائمی ثابت ہوتی ہے ۔ یہ وہ شریعت ہے جسے اختیار کرنے کا تمام انبیاء کو حکم ہوا تھا

"شرع لکم من الدین ماوصی به نوحاً و الذی اوحینا الیک وما اوحینا به ابراهیم و موسی و عیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه(۱۵)"

"اس نے تمہارے لئیے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار

کرنے) کا نوح کو حکـم دیا تھا اور جس کی (اے محمد) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراھیم اور موسی اور عیسی کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں متفرق نہ ہونا ۔"

یہ شریعت اسلامیہ غیر متبدل اور غیر متغیر ہے :

"لن تجد لسنة الله تبديلا و لن تجد لسنة الله تحويلا"(۱٦)

"تم خدا کی سنت میں ہر گز تبدل نہ پاؤ گے ۔ اور خدا کی سنت میں کبھی تغیر نہ پاؤ گے ۔"

شریعت اسلام کامل و مکمل ہے :

"اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا"(۱۷)

"آج ہم نے تمہارے لئیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں اور تمہارے لئیے اسلام کو دین پسند کر لیا" ۔

اسلامی شریعت میں تمام و کمال ہے :

"و تمت كلمت ربك صدقاً و عدلا لا مبدل لكلمته"(۱۸)

"اور تیرے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف میں پوری ہیں اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں" ۔

"لا تبديل لكلمات الله"(۱۹)

"کلام الہی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی" ۔

شریعت اسلام محفوظ و مصئون ہے اور اس کی حفاظت و نگہبانی کی ذمے داری خداوند تعالی نے خود اپنےاوپر لے رکھی ہے :

"انا نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون"(۲۰)

"بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں" ۔

مندرجہ بالا قرآنی شواھد سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ گئی کہ تمام الہامی قوانین میں صرف شریعت اسلام ہی غیر متغیر ، غیر متبدل ، کامل و

مکمل ، بہ تمام و کمال محفوظ و مصئون ہے ۔ لہذا یہ دائمی اورلازوال ہے ۔ چونکہ یہ ابدیت اور دوام کے تمام پیمانوں پر پوری اترتی ہے اس لئیے فقط اسلام ہی اللہ تعالی کے نزدیک الدین ہے ۔ باقی سب مذاهب ہیں :

„ان الدین عند اللہ الاسلام“(۲۱)

چونکہ اسلام ہمہ گیری اور دوام کے تمام تقاضے پورے کرتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی شریعت جامع ، مکمل اور غیر متبدل و محفوظ نہیں اس لئیے لازم ہے کہ اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی دوسری شریعت کی پیروی کرتا ہے تو غیر مقبول ہو ۔

„و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخسرین“(۲۲)

„جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔ اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا ۔

اتنے واضح شواهد اور صاف دلائل و براهین کے باوجود اگر کوئی معاشرہ اسلام کے مطابق نظام حکومت قائم نہیں کرتا تو اس کا نظام کافرانہ ہوگا :

„و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکفرون“(۲۳)

جو معاشرہ اپنے قوانین شریعت اسلامیہ کے مطابق نہیں ڈھالتا وہ ظالمانہ ہوگا ۔

„ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الظلمون“(۲۴)

جو نظام اسلام کے مطابق نہ ہو وہ فاسقانہ ہوگا

„و من لم یحکم بما انزل اللہ فاؤلئک هم الفاسقون“(۲۵)

بحث بالا میں قرآن ، سنت ، تاریخ ، تقابل مذاهب عالم کے مطالعے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ اس وقت دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسی شریعت ہے جو کامل و مکمل ہے اور بہ تمام و کمال محفوظ و مصئون ہے ۔ اسی لئیے یہ ہمہ گیر اور دائمی الہامی قانون ہے ۔

★ ★ ★ ★ ★ ★

حواشی

۱ ۔ القرآن الحکیم سورۃ ۱۷ :۲
۲ ۔ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس ، مرتبہ جمیز ہیسٹنگز ، ایڈیشن ایڈنبرگ ، ۱۹۱۴ ء جلد ۷ صفحہ ۵۸۱
۳ ۔ ایضاً جلد ۳ ، صفحہ ۵۷۴
۴ ۔ نیو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ہیلن بینٹن پبلشر ۱۹۷۴ ۔ ۱۹۷۳ ، جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۷
۵ ۔ قرآن حکیم ۔ ۶۱ : ٦
٦ ۔ انجیل یوحنا ١٦ : ۱۲ ۔ ۱۴
۷ ۔ قرآن حکیم ۲ : ۷۹
۸ ۔ قرآن حکیم ۲۱ : ۱۰۷
۹ ۔ ایضاً ۹ ۔ ۳۳
۱۰ ۔ ابن کثیر بحوالہ مولانا شبیر احمد عثمانی حاشیہ اردو ترجمہ قرآن حکیم مولانا محمود حسن صفحہ ۳۲۸
۱۱ ۔ قرآن حکیم ۷ : ۱۵۸
۱۲ ۔ انجیل یوحنا ١٦ : ۱۴
۱۳ ۔ قرآن حکیم ۵ : ۱۳
۱۴ ۔ ایضاً ۲ : ۷۵
۱۵ ۔ ایضاً ۴۲ : ۱۳
١٦ ۔ ایضاً ۳۵ : ۴۳
۱۷ ۔ ایضاً ۵ : ۳
۱۸ ۔ ایضاً ٦ : ۱۱٦
۱۹ ۔ ایضاً ۱۰ : ٦۴
۲۰ ۔ ایضاً ۱۵ : ۹
۲۱ ۔ ایضاً ۳ : ۱۹
۲۲ ۔ ایضاً ۳ : ۸۵
۲۳ ۔ ایضاً ۵ : ۴۴
۲۴ ۔ ایضاً ۵ : ۴۵
۲۵ ۔ ایضاً ۵ : ۴۷

* * * * * *